حج

﴿ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا﴾

تحریر: قاری ذکاءاللہ سلیم۔ برمنگھم (برطانیہ)

حج، جوکہ عربی زبان کالفظ ہے، کالغوی معنی ارادہ کرنا ہے، جبکہ شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد چند مخصوص اعمال کی بجا آوری کے لئے بیت اللہ کی طرف سفر کرنا ہے۔حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا﴾ (آل عمران:۹۷)

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے (بشرطیکہ) جواس تک پہنچنے کے لئے راستے کی استطاعت رکھتا ہو'' رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہذا حج کرو''۔

چنانچہ حج، ہر صاحب استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے اور استطاعت سے مراد، بیت اللہ تک پہنچنے اور واپس گھر لوٹنے کیلئے سواری کا انتظام اور راستے کا سامان ہے اور عورت کیلئے استطاعت میں یہ بھی شامل ہے کہ سفر حج پر جانے کیلئے اس کے ساتھ اس کا محرم یا اس کا خاوند ہو۔اگر کسی عورت کے پاس حج کے تمام اخراجات تو موجود ہوں مگر اس کے ساتھ جانے والا کوئی محرم یا اس کا خاوند نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے، اور جو عاقل بالغ مسلمان استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اور اسلام کے عظیم رکن کا تارک ہے۔

حج کے دوران میں کئے جانے والے اعمال چونکہ دیگر عبادات سے مختلف ہوتے ہیں اور بیشتر مسلمان زندگی میں صرف ایک مرتبہ حج کی سعادت پاتے ہیں، اس لئے لازمی ہے کہ حج کا ارادہ رکھنے والا شخص سفر حج سے پہلے حج کے تمام احکام ومسائل سے خوب واقفیت حاصل کرلے تاکہ وہ مسنون طریقہ پر حج کر کے جنت کا حق دار بن سکے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔(صحیح بخاری) اور حج مبرور وہ حج ہے جو شرعی حدود وقیود کے ساتھ مسنون طریقہ سے ادا کیا جائے، ایک دوسری حدیث میں یوں ہے: جو شخص اللہ کیلئے حج کرے اور اس دوران میں بدکلامی کرے نہ کوئی برا عمل، تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو کر لوٹتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اسے پہلے دن جنم دیا تھا۔(صحیح بخاری)

سفرِ حج سے پہلے

حج کا سفر کرنے سے پہلے چند باتوں کا جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے کیونکہ ان کو ملحوظ رکھے بغیر حج کے اجر و ثواب اور برکات سے فیض یاب ہونا ممکن نہیں۔

(۱) **عقیدہ :** حج کا ارادہ رکھنے والے شخص کیلئے لازمی ہے کہ وہ پہلے اپنے عقیدے کی اصلاح کرے، اللہ ورسول کے بارے میں اس کا ایمان بعینہ اس طرح ہو جس طرح قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ حج کا مبارک سفر کر کے ارضِ مقدسہ تک پہنچ جاتے ہیں مگر ان کے قلوب واذھان میں شرکیہ اقوال واعمال راسخ ہوتے ہیں، وہ ان کو وہاں پہنچ کر بھی نہیں بھلا پاتے اور حرمین میں بھی مسنون اعمال کرنے کے بجائے شرکیہ اعمال کرنے ہی کی کوشش کرتے ہیں۔

دراصل ان کے دل ودماغ میں جو اوہام بھرے ہوتے ہیں وہ ان کی صفائی کئے بغیر حج کیلئے روانہ ہو جاتے ہیں اور حج سے واپس لوٹتے ہیں تو گناہوں سے پاک وصاف ہونے کی بجائے اپنے سر اور بہت سے گناہوں کا وبال لے کر پلٹتے ہیں اور اس سے بڑھ کر افسوس ناک امر یہ ہے کہ وہ جن شرکیہ امور کا ارتکاب کرتے ہیں، ان کو درست جانتے ہیں اور قرآن وسنت کا مطالعہ کر کے اپنی اصلاح کرنے کے بجائے ضد اور تعصب کا اظہار کرتے ہیں، حالانکہ حج ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور نیک عمل اللہ کے ہاں اس وقت تک درجہ قبولیت نہیں پاتا جب تک انسان کا عقیدہ درست نہ ہو۔ لہٰذا حج کا سفر کرنے والے ہر شخص کیلئے سب سے پہلے قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنے عقائد کا جائزہ لینا اور ان کی اصلاح کرنا بے حد ضروری ہے۔

(۲) **اتباعِ سنت :** حج اور دیگر اعمالِ صالحہ میں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ وتعلیم کو اپنانا اور بدعات سے اجتناب کرنا فرض ہے کیونکہ کوئی بھی چھوٹا بڑا نیک عمل اللہ تعالیٰ اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اسے سنتِ رسول کے مطابق ادا نہ کیا جائے اور جو شخص دین کے سب امور میں سنتِ رسول کو ملحوظِ نظر رکھتا ہے وہی بدعات و خرافات سے بچ سکتا ہے جو نیکی کا کام سنتِ رسول سے ہٹ کر کیا جائے اس میں بدعت کی آمیزش ہوتی ہے اور جس عملِ صالح میں بدعت کا ذرا سا بھی نشان ہو وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتا لہٰذا حج کا مبارک سفر اختیار کرنے والے کیلئے بدعات کو چھوڑنا اور دورانِ حج میں مسنون اعمال بجالانا لازمی ہے۔

(۳) **اخلاص:** حج کرنے والے ہر مرد و عورت کیلئے لازمی ہے کہ وہ اپنے حج کو ریاکاری اور نمود و نمائش سے پاک رکھے اور محض اللہ کی رضا کیلئے حج کرے۔ آج کل بہت سے لوگ حج کا ارادہ کرتے ہی سفر حج سے پہلے اعلانات و اطلاعات کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں اور روانگی کے وقت بہت سے رشتہ دار و احباب جمع ہو کر اسے الوداع کرتے ہیں پھر حج سے واپسی پر اپنے نام کے ساتھ لفظ حاجی کا اضافہ کر کے اپنے حج کی خوب نمائش کرتے ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگ دوران حج اپنی تصاویر تیار کر کے واپسی پر بڑے فخریہ انداز سے دکھاتے ہیں ایسے سب اعمال کرنے والے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور یہ فکر کرنی چاہیے کہ کہیں ان کی ساری محنت ریاکاری، دکھلاوے اور نفس امارہ کو خوش کرنے کی وجہ سے رائیگاں اور ضائع نہ چلی جائے۔

(۴) **رزق حلال:** حج کرنے والے کیلئے یہ بھی لازمی ہے کہ اس کے سفرخرچ، لباس اور خوراک میں حرام کی ملاوٹ نہ ہو، خالصتاً حلال کی کمائی سے حج کرے تاکہ اس کا حج اللہ کے ہاں مقبول ہو سکے جس شخص کے لباس اور غذا کی بنیاد حرام کمائی ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے نہ نماز اور نہ کوئی دوسری نیکی۔

(۵) **حقوق العباد:** حج کا سفر اختیار کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے سفر سے قبل لوگوں کے حقوق ادا کر کے جائے وہ حقوق مالی ہوں یا اخلاقی اگر کسی کا مال دینا ہے تو پہلے اس کی ادائیگی کرے اور اپنا کھاتہ صاف کرے اور اگر کسی سے کوئی ناراضگی ہے یا کسی سے قطع تعلقی ہے تو سفر حج سے پہلے اس سے راضی ہو کر اپنا دل صاف کر کے اللہ کے گھر میں پہنچے، کیونکہ جس دل میں کسی مسلمان کے بارے میں بغض و غصہ بھرا ہوا ہو وہ دل اللہ کو پسند نہیں اور وہ مسلمان جو آپس میں ناراض ہوں ان کی عبادتیں اور مغفرتیں اللہ تعالیٰ کے ہاں معلق رہتی ہیں اور ان کا کچھ فیصلہ نہیں کیا جاتا کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ حج تو کر لیں۔

مگر آپ کے دل میں کسی مسلمان، رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کے بارے میں بغض اور ناراضگی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے حج کی قبولیت روک دی جائے اور پھر اسی حالت میں آپ کی موت واقع ہو جائے۔ اس طرح آپ اس دنیا سے رخصت ہوں تو آپ کے نامہ اعمال میں حج نام کی کوئی نیکی ہی نہ ہو۔ لہٰذا ہر مسلمان اور بالخصوص حاجی کو اپنا دل پاک صاف کرنا لازمی ہے۔

حج کی اقسام

حج کا مکمل طریقہ جاننے سے قبل حج کی مختلف اقسام کا علم ہونا ضروری ہے۔حج کی تین قسمیں ہیں:

۱: افراد ۲: قران ۳: تمتع

(۱) حج افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے۔

(۲) حج قران یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھتے وقت حج وعمرہ دونوں کی نیت کی جائے، پہلے عمرہ کیا جائے اور پھر اسی احرام میں رہ کر حج بھی کیا جائے۔

(۳) حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھتے وقت عمرہ کی نیت کی جائے اور عمرہ کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دیا جائے، پھر حج شروع ہونے پر اپنی رہائش گاہ ہی سے دوبارہ احرام باندھ کر حج کیا جائے۔

حج کی ان تینوں اقسام میں سے تیسری قسم افضل ترین ہے، کیونکہ اس میں حج وعمرہ دونوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حاجی عمرہ کے بعد احرام کھول کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہونے کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

حج کے مہینے: حج کے تین مہینے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الحج أشهر معلومات﴾ ''حج کے مہینے مقرر ہیں'' اور وہ ہیں: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کا پہلا عشرہ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ حج کیلئے احرام صرف ان تین مہینوں میں باندھا جاسکتا ہے، جبکہ عمرے کا احرام سال بھر میں کسی بھی وقت باندھ سکتے ہیں۔

احرام کہاں سے باندھا جائے؟

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کیلئے رسول اللہ ﷺ نے پانچ مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ان میں سے ہر مقام کو میقات کہا جاتا ہے۔یمن، چین، پاکستان، ہندوستان اور برطانیہ سمیت دیگر یورپی ممالک سے جانے والے حضرات جس مقام سے احرام باندھتے ہیں اسے یلملم یا سعدیہ کہا جاتا ہے۔اس کے علاوہ دیگر چار مقامات اور ہیں جن کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

احرام: حج وعمرہ کیلئے پہنا جانے والا مخصوص لباس احرام کہلاتا ہے۔احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا مسنون ہے نیز احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو بھی لگائی جاسکتی ہے۔حتیٰ کہ وہ عورتیں جو ایام مخصوصہ میں ہوں وہ بھی

غسل کر کے احرام باندھیں۔

مرد غسل کرنے کے بعد دو صاف ستھری ان سلی چادریں پہنے گا (یہ چادریں سفید ہوں تو بہتر ہے ورنہ رنگ دار کپڑے میں بھی احرام جائز ہے) ایک چادر بطور تہبند باندھ لے اور دوسری چادر اوپر اوڑھ لے لیکن سر اور چہرہ ننگا رکھے اور ایسا جوتا پہنے جس سے ٹخنے ڈھکے نہ جائیں۔ عورت کے احرام کیلئے مخصوص لباس نہیں ہے وہ جس لباس میں بھی ہو اسے بطور احرام اختیار کر لے۔

احرام باندھنے کے بعد سلا ہوا کپڑا پہننا، سر ڈھانپنا، موزے یا جرابیں پہننا، خوشبو لگانا، جسم کے کسی حصے سے بال کٹوانا یا منڈوانا، ناخن کاٹنا یا شکار کرنا مرد کیلئے حرام ہے۔ عورت کیلئے دستانے پہننا، نقاب کرنا، خوشبو لگانا، بال کٹوانا یا ناخن کاٹنا، موزے یا جرابیں پہننا، نکاح کرنا یا کرانا یا شکار کرنا ممنوع ہے۔

احرام باندھتے وقت عمرہ یا حج تمتع کرنے والا یہ الفاظ کہے: (**اللھم لبیک عمرۃ**) ''یا اللہ! میں تیرے سامنے عمرہ کیلئے حاضر ہوں۔'' حج قران کا ارادہ رکھنے والا یہ کہے (**اللھم لبیک حجاً و عمرۃً**). ''یا اللہ! میں حج وعمرہ کیلئے حاضر ہوں'' حج افراد کرنے والا کہے گا (**اللھم لبیک حجاً**). ''یا اللہ میں حج کیلئے حاضر ہوں''

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پکارنا شروع کر دیا جائے۔ (**لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک، لا شریک لک**). عمرہ کرنے والا شخص مسجد حرام داخل ہو کر طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کرے گا۔ جبکہ میقات سے حج کا احرام باندھنے والا تلبیہ جاری رکھے گا اور دس ذوالحجہ کے دن کنکریاں مارنے کے بعد تلبیہ ختم کر دے گا۔

عمرے کا طریقہ

مسجد احرام میں داخل ہوتے وقت آداب ملحوظ رکھتے ہوئے دعا پڑھیئے۔ اگر بیٹھنا چاہیں تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے بیٹھیں۔ اگر فرض نماز کا وقت ہو تو جماعت میں شامل ہوں ورنہ طواف سے اپنے عمرے کا آغاز کر دیں (طواف کیلئے بھی وضو ضروری ہے) اس طواف کو طواف قدوم کہا جاتا ہے۔

یاد رہے مسجد حرام میں نماز کے کوئی ممنوعہ اوقات نہیں ہیں۔ دن رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز ادا کی جا سکتی ہے اور طواف کیا جا سکتا ہے۔ مرد کو چاہیے کہ وہ طواف شروع کرنے سے پہلے احرام کی چادر کو دائیں کندھے

کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر اس طرح ڈال لے کہ دایاں کندھا ننگا ہوجائے۔ اسے اضطباع کہتے ہیں اور یہ صرف طواف قدوم میں مسنون ہے۔ حج و عمرہ کے مسائل سے واقفیت نہ رکھنے والے بہت سے لوگ طواف قدوم کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی یہی کیفیت اختیار کئے رکھتے ہیں جبکہ یہ عمل غیر مسنون ہے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کردیں۔ طواف کی ابتداء حجر اسود سے کریں۔ حجر اسود کو بوسہ دینا یا اسے چھونا مستحب عمل ہے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ دینا یا چھونا ممکن نہ ہو تو ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے "بسم الله والله اکبر" کہے۔ جو لوگ حجر اسود سے دور فاصلے پر ہوں ان کیلئے حجر اسود سے لے کر مطاف کے آخر تک سیاہ لکیر کھینچی گئی ہے۔ وہ وہاں سے طواف کی ابتدا کریں۔

طواف کرنے والا دائیں طرف چلے تا کہ بیت اللہ اس کی بائیں جانب ہو۔ ایک مکمل طواف سات چکروں کا ہوتا ہے اور ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر وہیں ختم ہوتا ہے۔ طواف کے ساتوں چکر حطیم کے باہر سے لگائے جائیں۔ رکن یمانی (جو کہ بیت اللہ کے جنوب مغرب کا کونہ ہے اور طواف کے چکر میں حجر اسود سے پہلے آتا ہے) کو ہاتھ لگانا مسنون ہے۔ مگر اسے بوسہ دینا یا ہاتھ سے اشارہ کرنا درست نہیں۔

اس طواف (قدوم) کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا (کندھے ہلا کر آہستہ آہستہ دوڑنا) مسنون ہے۔ مگر یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: (ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار)۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: بیت اللہ کا طواف اللہ کا ذکر کرنے کیلئے ہے۔ اس حدیث مبارک کی روشنی میں طواف کے دوران میں تسبیح، تحمید، درود شریف، قرآن کی تلاوت اور عام مسنون دعائیں کرنا مستحب ہے۔ مگر آج کل جو دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طواف کے ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھتے ہیں۔ یہ رسول اللہؐ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

عورتوں کو چاہیے کہ وہ مردوں سے علیحدہ رہ کر ہی طواف کریں۔ یہ ان کیلئے زیادہ مناسب ہے۔ طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کریں۔ اگر وہاں جگہ نہ مل سکے تو مسجد حرام میں کسی بھی جگہ یہ رکعتیں ادا کی جاسکتی ہیں۔ چھوڑنے کی بجائے ادا کرنا مستحب ہے۔ ان دو رکعتوں میں سے پہلی میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ ان دو رکعتوں کی ادائیگی کے بعد زمزم پینا اور سر پر ڈالنا مسنون ہے۔

سعی : اب صفا و مروہ کی سعی کریں۔صفا و مروہ دو پہاڑیاں ہیں۔اب ان کے صرف نشانات باقی ہیں۔صفا و مروہ کے درمیان جہاں سبز نشانات لگے ہیں ان کے درمیان تیز چلنا یا دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔سعی کی ابتداء صفا سے کریں اور صفا کے قریب یہ کلمات پڑھیں۔(**ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ، ابدا بما بدااللہ بہ**)صفا پر پہنچ کر بیت اللہ کو دیکھنے کی کوشش کریں اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تین بار پڑھیں:(**لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و ھو علی کل شئی قدیر ، لا الہ الااللہ وحدہ انجز وعدہ و نصر عبدہ و حزم الاحزاب و حدہ**)۔

صفا و مروہ کی سعی کے دوران میں کوئی بھی دعا کی جا سکتی ہے۔تاہم مسنون دعائیں افضل ہیں۔مروہ پر پہنچ کر آپ کا ایک چکر مکمل ہوگا۔اس طرح سات چکر مکمل کریں۔آخری چکر مروہ پر مکمل ہوگا۔مروہ پر پہنچ کر بھی دعائیں کریں۔

حجامت : سعی سے فارغ ہونے کے بعد مرد سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں۔لیکن منڈوانا افضل ہے۔عورتیں سر نہیں منڈوائیں گی بلکہ کچھ بال کاٹ لیں۔اب عمرہ مکمل ہوگیا،آپ احرام کھول کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو سکتے ہیں اگر آپ نے صرف عمرہ کرنا ہے یا حج تمتع کرنا ہے۔اور اگر آپ حج قران کرنا چاہتے ہیں تو احرام نہیں کھولیں گے۔

حج کا مکمل بیان

منیٰ : حج تمتع کرنے والے حضرات ۸ ذوالحجہ کو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی رہائش ہی سے حج کی نیت کرتے ہوئے احرام باندھیں اور منیٰ کی طرف چل دیں، جاتے ہوئے تلبیہ پڑھتے جائیں۔حج قران یا افراد والے چونکہ میقات ہی سے حج کا احرام باندھ کر آتے ہیں۔اس لئے وہ اسی احرام میں منیٰ کی طرف جائیں گے۔فجر سے ظہر تک کے وقتوں میں کسی بھی وقت منیٰ میں پہنچ جانا چاہیے۔ظہر،عصر،مغرب،عشاء اور (۹ ذوالحجہ کی) فجر منیٰ میں ادا کریں۔ظہر،عصر اور عشاء قصر ادا کریں۔

عرفات : ۹ ذوالحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد عرفات کی طرف چلیں۔منیٰ سے عرفات کی طرف جاتے ہوئے **اللہ اکبر، لا الہ الااللہ** اور تلبیہ کہنا مسنون ہے۔عرفات میں پہنچ کر اپنے خیموں میں ٹھہرنے کی بجائے کوشش کریں کہ مسجد نمرہ میں ٹھہریں اگر مسجد نمرہ میں جگہ نہ مل سکے تو اس کے قریب کسی جگہ ٹھہر جائیں۔یہاں حج کا

خطبہ سنیں اور ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی با جماعت اور قصر ادا کریں۔

نمازوں سے فارغ ہو کر آپ میدان عرفات میں کسی بھی جگہ ٹھہر سکتے ہیں۔ تاہم رسول اللہ ﷺ جبل رحمت کے قریب ٹھہرے تھے اور آپ ؐ نے فرمایا تھا میں یہاں ٹھہرا ہوں جبکہ سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ میدان عرفات کے چاروں طرف زرد رنگ کے بورڈ لگا کر اس کی حد بندی کی نشان دہی کی گئی ہے۔ حاجی کو چاہیے کہ وہ انہی حدود کے اندر رہے اور باہر نہ نکلے ورنہ اس کا حج ضائع ہو جائے گا۔

عرفہ کا دن (۹ ذوالحجہ) اور میدان عرفات دعا کی قبولیت کا بہترین دن اور بہترین جگہ ہے۔ اس دن کا سب سے افضل ذکر جو تمام انبیاء سمیت رسول اللہ ﷺ نے بھی کیا ہے: (**لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علی کل شئی قدیر**) ۔ حدیث میں آتا ہے کہ عرفہ کے دن جتنی کثیر تعداد سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے کسی اور دن ایسا نہیں۔ اللہ اپنے بندوں سے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے۔ میدان عرفات میں قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں۔ سورج غروب ہونے تک میدان عرفات ہی میں ٹھہریں اور اس وقت کو نہایت قیمتی جانتے ہوئے کثرت سے اذکار اور دعائیں کریں۔

مزدلفہ : سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور نماز مغرب مزدلفہ میں پہنچ کر ادا کریں عرفات میں نماز مغرب ادا کر کے روانہ ہونا خلاف سنت ہے۔ مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ بھی پڑھتے جائیں کیونکہ نبی ﷺ ۱۰ ذوالحجہ کے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔ مزدلفہ میں پہنچ کر سب سے پہلے اذان کہہ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں دو اقامتوں کے ساتھ با جماعت ادا کریں۔

عشاء کی نماز یہاں بھی قصر ادا کی جائیگی۔ ان نمازوں سے پہلے یا بعد میں رسول اللہ ﷺ نے سنتیں، نوافل یا وتر ادا نہیں فرمائے لہذا ان کو چھوڑنا ہی سنت ہے۔ رات مزدلفہ میں گزار کر صبح نماز فجر ادا کریں۔ عام دنوں کی بہ نسبت اس دن نماز فجر ذرا جلدی ادا کرنا سنت ہے۔ نماز فجر کے بعد مشعر حرام (پہاڑی) کے قریب قبلہ رخ ہو کر خوب دعائیں کریں۔ عرفات کی طرح مزدلفہ کی حدود کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔ ان حدود میں رہ کر کسی بھی جگہ رات گزاری جاسکتی ہے۔

منیٰ کی طرف روانگی

۱۰ ذوالحجہ کی نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں، البتہ کمزور، بیمار،

بوڑھے اور بچے مزدلفہ میں قیام کر کے رات کے پچھلے پہر فجر سے پہلے منیٰ کی طرف جا سکتے ہیں۔ جمرات کو مارنے کیلئے کنکریاں منیٰ ہی سے لیں یہی مسنون ہے تاہم مزدلفہ سے کنکریاں لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ جمرات کو ماری ہوئی کنکریاں نہ لی جائیں۔ مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان آنے والی جگہ (وادی محسر، جہاں ابرہہ اور اس کا ہاتھیوں والا لشکر تباہ ہوا تھا) سے تیزی سے گزرنا چاہیے۔

۱۰ ذوالحجہ کے کام (اس دن چار اہم کام سرانجام دیے جاتے ہیں:)

(۱) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا: طلوع آفتاب سے لے کر زوال تک کے وقت میں جمرہ عقبہ یعنی بڑے جمرہ کو کنکریاں ماری جائیں۔ کنکریاں مارنا واجب ہے تاہم اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی بناء پر زوال تک کنکریاں نہ مار سکے تو وہ بعد میں مار لے اس پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ہوگا۔

سنت یہ ہے کہ جمرہ کے جنوب کی طرف کھڑا ہو کر کنکریاں ماری جائیں تا کہ مکہ مکرمہ بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کسی بھی طرف کنکریاں ماری جا سکتی ہیں۔

ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر اور ایک ایک کر کے سات کنکریاں ماریں۔ کنکریاں مارنے کے بعد یہاں دعا کیلئے نہ رکیں۔ کنکریاں مارتے ہوئے غصے کا اظہار کرنا، گالی دینا یا جمرہ کو شیطان سمجھ کر برا بھلا کہنا درست نہیں ہے۔ کمزور، بوڑھے اور معذور افراد کی طرف سے کوئی دوسرا شخص بھی کنکریاں مار سکتا ہے۔

(۲) **قربانی کرنا:** حج قران اور تمتع والے پر قربانی فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس استطاعت نہ ہو تو وہ حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس آ کر سات روزے رکھ لے۔ قربانی منیٰ یا حدود حرم میں کسی بھی جگہ کی جا سکتی ہے۔ ۱۰ ذوالحجہ کے بعد ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ کی نماز عصر تک بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔ ان تین دنوں کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔

(۳) **حجامت کرانا:** حجامت میں وہی امور ملحوظ رکھے جائیں جن کا ذکر عمرے کے طریقے میں کیا جا چکا ہے۔ حجامت کے بعد احرام کھول کر پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ البتہ بیوی سے صحبت ابھی جائز نہیں۔

(۴) **طواف زیارت:** اسے طواف افاضہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طواف حج کا رکن ہے۔ اس میں طواف

(بقیہ صفحہ نمبر ۲۳ پر)